سوال

(577) ہندہ اسی دن سے وارث ہے   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید کی عمر چھ مال اور ہندہ کی عمر اڑھائی سال جب ان کا والد بکر شروع سال 1903ء میں فوت ہوگیا۔ بالغ ہونے تک ہر دو وراثت بک پر پرورش پاتے رہے۔ 1921سمہ ء کو ہندہ کی شادی کردی گئی۔ بموجب رواج پارچات زیور بطریقہ جہیز دیا۔ بعد ازاں ہندہ 1921ء سے 1931ء تک اپنے خاوند کے گھر پر تمام اخراجات خرچ خوراک حاصل کرتی رہی۔ 1931ء سے 1938ء تک زید نے ہندہ کو وارث شرعی قرار دے کر ثلث حصہ اس کو دے دیا۔ قابل دریافت یہ امر ہے کہ زید نے جو 1921ء سے 1931ء سمہ) کے درمیان اس حصہ شرعی کے مطابق جائداد والد بکر سے حصہ نہیں دیا۔ اس عرصہ میں زید نے جائداد بھی پیدا کی۔ آیا زید اس جائداد میں سے بھی ہندہ کو ثلث حصہ دے بکر ہی کی جائداد سے جو چھوڑ مرا تھا۔ یا ہندہ اتنے عرصے کے آمدنی بمع جائداد پیدا کردہ معاف کردے۔ یا والد کی جائداد سے پورا حصہ لے لے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہندہ اسی دن سے وارث ہے جس دن اس کا والد فوت ہوا۔ اس لئے زید کو چاہیے کہ اس روز کے حساب سے جو ترکہ والد چھوڑ کر مرگیا تھا۔ اس میں سے تیسرا حصہ ہندہ کو دے۔ مثلاً زید وہندہ کا والد تین ہزار روپیہ چھوڑ گیا تھا۔ اور متوفی پر کوئی قرضہ نہ تھا۔ اور نہ ہی اس نے وصیت کی تھی۔ تو ہندہ ایک ہزار روپے کی وارث ہے۔ جب کبھی زید ہندہ کو ایک ہزار روپیہ دے گا۔ اگر زمین ومکان ہے تو ان کی آمدنی بھی مطابق حصہ ہندہ کے اتنے سالوں کی دی جاوے گی۔ یا ہندہ معاف کرے یا زید ادا کرے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد2ص549

محدث فتویٰ